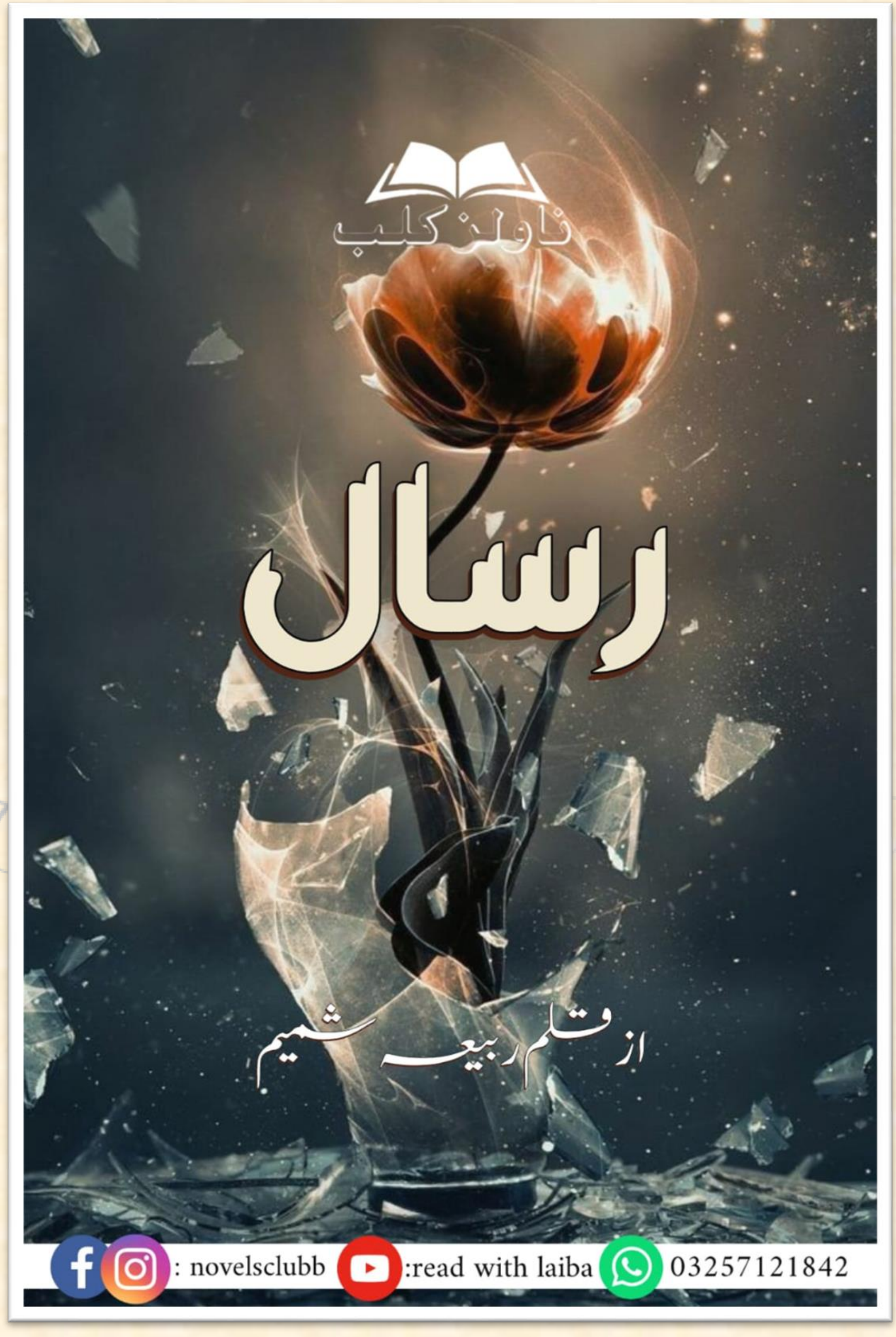
ناولز کلب
رسال
از قلم ربیعہ شمیم
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

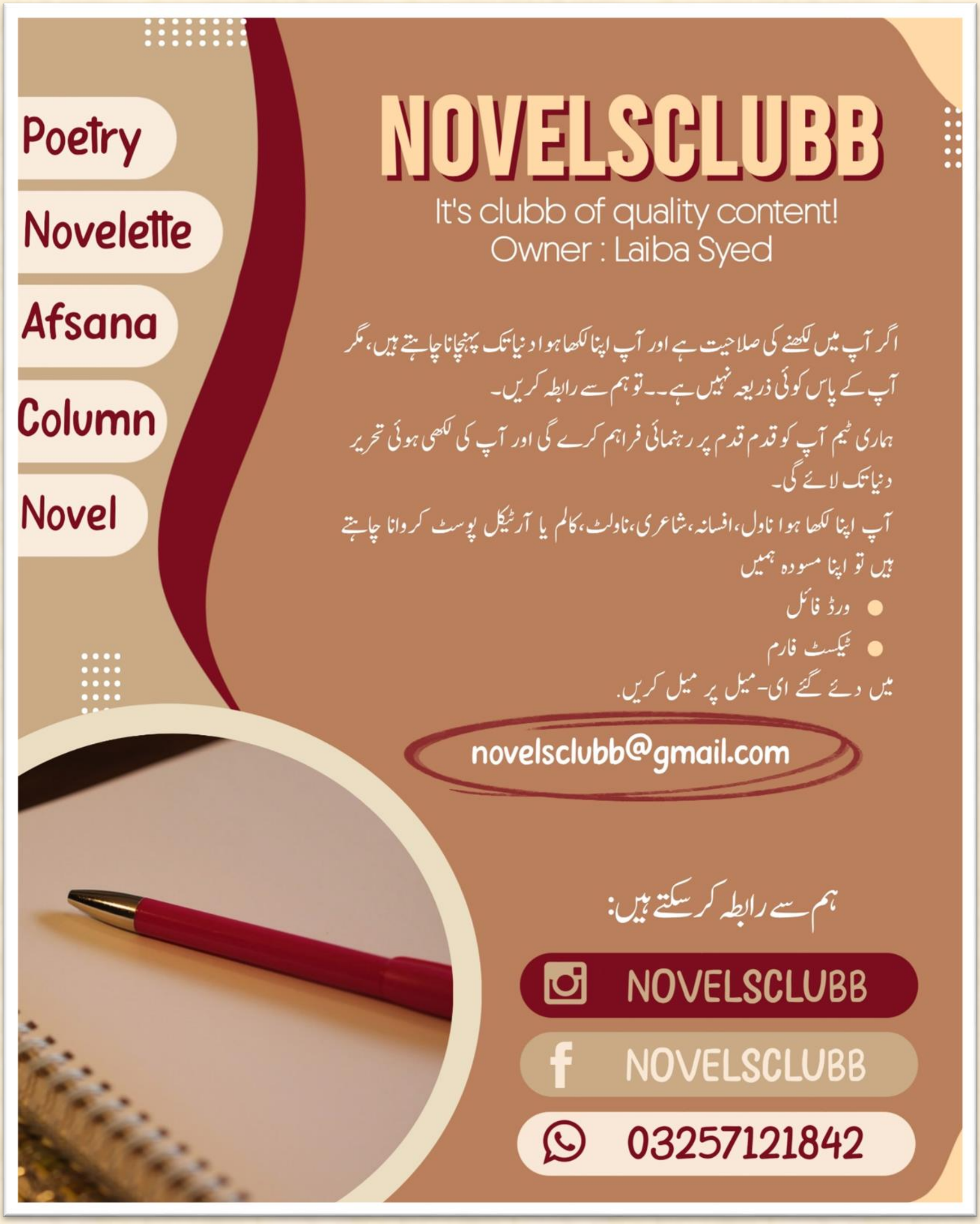
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای۔میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رسال

از قلم

ربیعہ شمیم

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رسال

از قلم ربیعہ شمیم

***

رات کا اندھیرا چاروں سو چھایا تھا۔ دور دور تک جنگل جھاڑ تھا اس جنگل کے بیچ میں صرف ایک سڑک تھی جو اس وقت بلکل خالی تھی۔ ادھر ادھر دیکھنے پر بھی کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ اس سنسان سڑک پر وہ تیز رفتار سے گاڑی چلاتا ہوا جا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ کچھ گنگنا بھی رہا تھا۔ ابھی اس کو گھر سے نکلے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا اس کی گاڑی گاؤں کی حدود میں ہی تھی۔ اچانک کوئی وجود جھاڑیوں سے نکلتا ہوا آیا اور اس کی گاڑی سے ٹکرا گیا۔ اس نے جھٹکے سے گاڑی کو بریک لگائی۔ دو پل کے لیے وہ بلکل شل بیٹھا رہا پھر فوراً گاڑی کا دروازا کھولتا باہر نکل آیا۔

"آپ ٹھیک ہے آپ کو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی" وہ پریشانی بھری آواز میں اس لڑکی سے مخاطب ہوا

"نہیں... میں ٹھیک ہو" وہ کھڑی ہونے لگی تو اس کا پاؤں مڑ گیا وہ کراہتی ہوئی واپس بیٹھ گئی

" آپ کو چوٹ آئی ہے میں آپ کو ہسپتال لے جاتا ہوں" اس نے اصرار کیا

"آپ میری مدد کرنا چاہتے ہیں تو پلیز مجھے میرے گھر چھوڑ دے، میں آپ کی احسان مند ہو گی" وہ لڑکی جلدی میں تھی

ماہیر نے جب اس کے حلیہ پر نظر ڈالی تو وہ تھوڑا چونکا وہ شادی کے جوڑے میں تھی کیا وہ گھر سے بھاگ رہی تھی؟؟ لیکن اگر وہ گھر سے بھاگی ہوتی تو واپس گھر جانے کا کیوں کہتی؟

اس نے سر جھٹک کر اپنے خیالوں کو جھٹکا

"آ..ہاں شیور میں آپ کو چھوڑ دو گا" اس نے حامی بھر لی جو بھی تھا وہ ایک لڑکی کو رات کے وقت سنسان علاقے میں نہیں چھوڑ سکتا تھا

ماہیر نے آگے بڑھ کر اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

وہ بیٹھ گئی تو وہ بھی اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا

اس کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ اپنے خدمت خلق کے جذبے کا کیا کرتا۔

***

"بس یہاں روک دیں" آیت نے ایک گھر کے باہر گاڑی رکوائی وہ گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا دیکھنے سے ہی پتہ چلتا تھا کہ وہاں کسی کی شادی ہو رہی ہے۔

آیت دروازے کھول کر باہر نکلی تو وہ بھی گاڑی سے باہر نکل آیا۔اس سے پہلے کے آیت اندر جاتی وہ اس کی طرف آئی

"شکریہ میری مدد کرنے کے لیے"ماہیر نے مسکرانے پر اکتفا کیا

آیت کا بھائی جو کسی کام سے باہر آیا تھا بہن کو کسی لڑکے کے ساتھ کھڑا دیکھ کر فوراً اندر بھاگا

"ابا... ابا وہ اپیا کسی لڑکے کے ساتھ..."اس کی آدھی بات سن کر ہی فاروق صاحب نے باہر کی طرف دوڑ لگادی باقی سب بھی ان کے پیچھے باہر بھاگے۔

***

آیت اندر جانے کے لیے مڑی تو دیکھا سامنے اس کا باپ کھڑا ہے وہ جلدی سے ان کے پاس بھاگی۔

"بابا.. میں" اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کر پاتی تھپڑ کی شدت سے زمین پہ جا گری

"اب کیا کرنے آئی ہوں یہاں جب اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ رہی تھی تب کیوں نہ رک گئی اب واپس کیوں آئی ہوں" وہ گرجے

"ابا ایسا نہیں ہے میں کسی کے ساتھ نہیں بھاگی تھی میری دوست نے مجھے دھوکا دیا ابا اس نے اس نے دھوکے سے" وہ آنسوؤں کے درمیان بولنے لگی

"بکواس بند کرو دفع ہو یہاں سے اپنے اس عاشق کے ساتھ"

"مائنڈ یو میں کسی کا عاشق نہیں میں نے آپکی بیٹی کی صرف مدد کی ہے اور آپ اس کی بات تو سنے پہلے کے وہ کیا کہنا چاہتی ہے"

”تم میرے گھر کے معاملے میں مت بولو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے دونوں“ انہوں نے چبا چبا کر الفاظ ادا کیے

”بھائی صاحب آپ ایسے کیسے کسی ایک نامحرم کے ساتھ اپنی بیٹی کو جانے دے گے اگر اس کو گھر سے نکالنا ہی ہے تو ان دونوں کا نکاح پڑھوا دے“ پھوپو نے دخل دینا ضروری سمجھا

”نہیں پھوپو ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ لوگ سمجھ رہے ہے“ آیت نے پھر اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی

”سہی کہہ رہی ہو تم“ فاروق صاحب اپنی بہن کی بات کو ہمیشہ صحیح مانتے تھے

”میں کسی سے کوئی نکاح نہیں کرونگا“ ماہیر نے صاف انکار کر دیا

”ایسے کیسے نہیں کروں گے کرنا تو پڑے گا“

”زبردستی ہے کوئی“ ماہیر نے اچھنبے سے پوچھا

”ٹھیک ہے مت کرو راحیل جاؤ میری بندوق لے کر آؤ، جو اولاد عزت پر حرف لائے مجھے ایسی اولاد نہیں چاہیے“ ان کی بات سنتے آیت صدمے میں چلی گئی

"آپ ایسا نہیں کر سکتے وہ آپکی بیٹی ہے" ماہیر نے انہیں سمجھایا

اتنے میں راحیل بندوق لا چکا تھا

میں کر سکتا ہوں" یہ کہتے ساتھ ہی بندوق آیت پر تان لی

ماہیر جانتا تھا غیرت کے نام پر لڑکیوں کو قتل کرنا کوئی بڑی بات نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا

"میں کروں گا اس سے شادی" وہ مان گیا تھا

وہ اس کو مرنے نہیں دے سکتا تھا۔ اس وقت ماہیر کو اپنی زندگی کی خوشی اس لڑکی کی جان کے آگے بے معنی لگی۔

آیت نے کچھ نہ سنا نہ دیکھا وہ اب تک یہ سوچ رہی تھی کے اسکا باپ اسے سچ میں مارنے والا تھا۔

***

Clubb of Quality Content

ان دونوں کا نکاح ہو چکا تھا وہ لڑکی جس سے ملے ہوئے صرف ایک گھنٹا ہوا تھا جس کا نام بھی اسے نکاح کے وقت پتہ چلا تھا وہ اس کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی اسکی بیوی بن کے

۔

نکاح کے فوراً بعد ہی آیت کو لے کر وہ وہاں سے نکل گیا تھا پورے راستے ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

وہ بات کرنا چاہتا بھی تو بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ آیت کچھ سننے کی حالت میں تھی ہی نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

***

گاڑی ایک عالی شان حویلی کے سامنے آ کر رکی۔

ماہیر گاڑی سے باہر نکل آیا اس کی طرف دیکھا تو وہ ابھی تک ایسے ہی گاڑی میں بیٹھی تھی۔ وہ گھوم کر اسکی طرف آیا اور اسکی طرف کا دروازے کھول دیا

دروازہ کھلنے کی آواز پر آیت ہوش میں آئی۔ چہرا اٹھا کر ماہیر کی طرف دیکھا

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا ماہیر کو اس کے لیے دکھ ہوا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

"باہر آجائیں" وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسکو مخاطب کر گیا تھا

آیت گاڑی سے باہر نکلی تو اس نے دروازہ بند کر دیا اور آگے بڑھ گیا۔ آیت اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ماہیر اماں جان کا سوچ کر پریشان تھا کہ وہ کیا ردعمل دے گی

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی اسے سامنے صوفے پر اماں جان ہاتھ میں تسبیح لیے بیٹھی دکھائی دی ان کا رخ دوسری طرف تھا۔ نوری جو ان کے لیے پانی لا رہی تھی ماہیر کے ساتھ کسی لڑکی کو دلہن کے جوڑے میں دیکھ کر گھبرا گئی اور ہاتھ سے گلاس چھوٹ گیا۔

اس کے شور سے آیت ڈر کر ماہیر کے پیچھے ہو گئی۔ اماں جان جو گلاس ٹوٹنے کے شور سے کھڑی ہوئی تھی ماہیر کو دیکھ کر شاک ہو گئی

ماہیر نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کیا

"یہ کون ہے ماہیر" اماں جان ان دونوں کے قریب آچکی تھی

”میں آپ کو سب بتاتا ہوں نوری پہلے انہیں کمرے میں لے

جاؤ“ماہیر نے ملازمہ کو حکم دیا

وہ آگے بڑھی تو اماں جان نے اسکو روک دیا

”پہلے ہمیں جواب چاہیئے دونوں آؤ میرے ساتھ“اماں جان

سختی سے کہا

وہ کہہ کر جاچکی تھی ماہیر نے ایک گہری سانس لے کر آیت کی طرف دیکھاوہ ڈری ہوئی تھی

”چلیں“ماہیر نے اسکی طرف دیکھ کر کہا تو اسنے سر

اثبات میں ہلادیا۔

Clubb of Quality Content

***

کمرے میں گہری خاموشی تھی ماہیر اماں جان کو سب بتاچکا تھااور اب انکے کچھ کہنے کاانتظار

کر رہا تھا

"بچے آپ نے کھانا کھایا" اماں جان نے آیت کو دیکھ کر

پوچھا

ماہیر انکو حیرت سے دیکھنے لگا وہ کتنی بھی سخی دل سہی لیکن بیٹے کی شادی کے معاملے میں تو

ہر ماں کے ارمان ہوتے ہیں

"نہیں، لیکن مجھے بھوک نہیں" وہ جانتی تھی آگے وہ

اسے کھانے کا ہی بولتی اس لیے پہلے ہی منع کر دیا

"ٹھیک ہے پھر نوری بی بی جی جو کمرے میں لے جاؤ" کے گئی آیت کو بھی انکے رویے پر

حیرت تھی وہ کیسے اتنی پُرسکون تھی۔

"زمہ داری لی ہے تو نبھانی پڑے گی، اس بچی کے ساتھ

ویسے ہی بہت برا ہوا ہے" اماں جان نے سنجیدگی سے کہا ماہیر نے کچھ دیر انہیں دیکھا پھر

بولا

"فلحال میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا مجھے

جانا ہے میری فلائٹ ہے، اللہ حافظ" وہ کہتے ساتھ ہی اٹھا اور باہر نکل گیا

اماں جان اس کو جاتا ہوا دیکھتی رہی

"نوری رانیہ کی الماری سے کوئی اچھا سا سوٹ نکال کر

اس بچی کے کمرے میں لے آؤ" اماں جان کہتے ہوئے سیڑیوں کی طرف بڑھ گئی۔

***

وہ جب سے کمرے میں آئی تھی ایسے ہی بیٹھی تھی اس کا دماغ بلکل سن تھا۔ وہ اپنے خیالوں میں الجھی ہوئی تھی۔ دروازہ پر دستک سے وہ ہوش میں آئی۔ دروازا کھول کر اماں جان اندر آئی۔ ان کو دیکھ کر آیت کھڑی ہو گئی

"یہاں رکھ دو اور جاؤ" اماں جان نے نوری کو حکم دیا

"بیٹھو کچھ بات کرنی ہے تم سے" اماں جان نے صوفے پہ

بیٹھتے ہوئے کہا۔ ان کی بات مان کر وہ بیٹھ گئی

"دیکھو بچے! جو کچھ بھی ہوا سہی نہیں ہوا، وقت غلط

تھا اور حالات بھی لیکن زندگی میں ہر چیز ہماری پسند اور توقعات کے مطابق نہیں ہوتی تو

ہمیں ان چیزوں کے ساتھ سمجھوتا کرنا پڑتا ہے" انہوں نے وقفہ لیا

آیت ان کی طرف متوجہ تھی

"جڑا تم دونوں کا رشتہ کس وجہ سے جڑا کن حالات میں ہم اس کے بارے میں کوئی بات نہیں

کریں گے، جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اب تم دونوں کا نکاح ہو چکا ہے، قانوناً اور شرعاً

تم دونوں میاں بیوی ہوں تو ماضی میں کیا ہوا یا مستقبل میں کیا ہو گا اس کی پریشانی چھوڑ کر

اپنے حال پر توجہ دو اپنے رشتہ کو مضبوط بناؤ، اپنے بچے کو میں جانتی ہوں وہ بہت سلجھا ہوا

اور تمیز دار ہے عورت کی عزت کیسے کرنی ہے وہ بہت اچھے سے جانتا ہے اس کی طرف سے

تمہیں کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی، اب یہ گھر تمہارا ہے، وہ تمہارا شوہر ہے ان دونوں کی زمہ

داری اب تمہاری ہوگی" اماں جان نے رک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا وہاں کوئی

تاثر نہیں تھا

"یہ باتیں میں تم سے کل بھی کر سکتی تھی لیکن میں جانتی ہو تم آرام دہ نہیں ہوں، تمہیں بہت سی باتیں پریشان کر رہی ہوگی لیکن باقی باتیں ہم کل کریں گے، آرام دہ ہو جاؤ اب یہ تمہارا گھر ہے، کپڑے بدل لو اور سو جاؤ" اماں جان کو لگا تھا کہ وہ ابھی ماہیر کے بارے میں نہیں پوچھے گی اس لیے انہوں نے اس کی بات بھی نہیں کی۔

***

اس کی پوری رات آنسو بہاتے گزری فجر کی نماز پڑھ کر وہ سوئی تھی۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھا دن کے بارہ بج رہے تھے وہ فوراً سے اٹھ کے بیٹھ گئی

فریش ہونے کے بعد کافی دیر تک سوچتی رہی کے خود نیچے چلی جائے یا انتظار کرے کے کوئی بلانے آئیگا۔ کمرے کی حالت دیکھ کر وہ یہ تو سمجھ گئی تھی کے وہ رات کو کمرے میں ہی نہیں آیا

وہ کمرہ نفاست کی ایک مثال تھا۔ وہاں موجود ہر چیز اس شخص کے اعلیٰ ذوق ہونے کی گواہی دے رہی تھی

جہازی سائز بستر دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا اس کے بلکل سامنے ڈریسنگ روم کا ڈروازہ تھا دروازے کے برابر میں ڈریسنگ ٹیبل لگی تھی، بستر کے ایک طرف میں گلاس وال تھی اور دوسری طرف میڈیا وال تھی جس کے بلکل سامنے ایک صوفہ رکھا تھا۔ پورے کمرے میں کالے رنگ کا کارپیٹ بچھا ہوا تھا

کچھ دیر وہی کھڑی رہی پھر خود ہی باہر چلی گئی

نیچے آئی تو اماں جان کو کھانے کی میز پہ بیٹھے دیکھا

"آؤ بچے میں ابھی تمہیں ہی بلوا رہی تھی نیند اچھے سے آگئی تھی" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی

جی آنٹی" اس نے جھجکتے ہوئے جواب دیا

"آنٹی نہیں اماں جان کہو سب ہمیں اماں جان ہی کہتے ہے"

”جی اماں جان“اس نے مسکرا کر جواب دیا کل رات کے

مقابلے میں آج اس کا چہرہ بہت کھلا کھلا لگ رہا تھا

”چلو اچھے سے ناشتہ کرو پھر کچھ رشتہ دار آئے گے

ہمارے تمہیں ان سے ملوانا ہیں تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں“

اماں جان نے پوچھا

”نہیں اماں جان مجھے کوئی مسئلہ نہیں“وہ اس کے ساتھ اتنے اچھے سے پیش آ رہی تھی اس کا

خیال رکھ رہی تھی تو اس کا بھی فرض بنتا تھا کہ وہ ان کی بات مانتی

”اچھے سے تیار ہو جانا“اس کے جواب پہ اماں جان مسکرائی پھر اسکو ہدایت کی

وہ بار بار اطراف میں دیکھ رہی تھی کہ شاید ماہیر یہی کہی ہو لیکن وہ اس کو کہیں نہ دکھا اس کو لگا

ماہیر جلدی ہی آفس چلا گیا ہو گا تاکہ اس کی شکل نہ دیکھنی پڑے

سر جھٹک کر اپنے ناشتہ میں مصروف ہو گئی۔

***

شام کے وقت اسکائے بلو کلر کا جوڑا پہنے ہلکا سا میک اپ کیے اور ہلکے زیورات پہنے وہ تیار کھڑی تھی۔ دوپہر میں ہی اماں جان نے نوری کے ہاتھ بہت سے بیگز بھجوائے تھے کپڑوں، زیورات اور چند ضروری اشیاء کے

"ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہیں میری بیٹی" اماں جان نے اسکو دیکھتے ہی سراہا نوری نے بھی اسکی تعریف کی تھی۔

ایک ایک کرکے مہمان آنا شروع ہو گئے تھے سب ہی نے اسکی بہت تعریف کی تھی

"اماں جان ماہیر کو تو بلوائے" ان میں سے ایک عورت نے کہا

آیت کی نظریں اماں جان پر گئی

"تم تو جانتی ہو کاروبار کے بکھیڑے، ضروری کام آگیا تھا تو اس کو جانا پڑا دبئی ایک دو دن تک آجائے گا تو پھر انشاء اللہ ولیمہ کرے گے" اماں جان نے مسکرا کر جواب دیا

لیکن آیت کو لگا وہ بات سنبھالنے کے لیے کہہ رہی ہے ماہیر ضرور اس کی وجہ سے گیا ہوگا،

آہہ بدگمانی !!!

وہ رات اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی سارے مہمان جا چکے تھے اماں جان بھی تھک کر اپنے کمرے میں جا چکی تھی وہ اپنے کمرے میں آئی تو ایک بار پھر سے ایک دن پرانی باتیں یاد آنے لگی۔ ایک دن میں بھلا کوئی کیسے اتنی کڑوی باتیں بھول سکتا تھا۔ وہ سب بھول سکتی تھی بس اپنے باپ کی آنکھوں میں اپنے لیے جو بے اعتباری دیکھی تھی وہ نہیں بھول سکتی تھی وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی کے دنیا نے اگر اس کو دھتکارا تو اسکے باپ نے بھی اسکو دھتکار دیا اسکو قبول نہیں کیا ساری باتیں سارے دعویں دھرے کے دھرے رہ گئے

دنیا اعتبار نہ کرے، دھتکار دے تو بھی اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی جب ماں باپ دامن چھڑا لے، آپ کو دنیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دے تب ہوتی ہے۔

آج پھر رات جاگ کر گزارنی تھی آج پھر ہزاروں آنسوؤں نے بہنا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

***

آیت کو اس گھر میں آئے دو ہفتے ہو گئے تھے۔ ان دو ہفتوں میں وہ اماں جان کے بہت قریب ہو گئی تھی۔ صبح جلدی اٹھنا نوری کا کام میں ہاتھ بٹانا اماں جان سے بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کرنا۔ کرسی کے ساتھ کھیلنا (کرسی ماہیر کی بلی تھی) اس کی زندگی انہی چیزوں کے درمیان گھوم رہی تھی۔ گھر والے تو ہر وقت ہی یاد آتے تھے اور رات کو انکے لیے رونا بھی اسکی عادت بن گئی تھی

اس سارے عرصے میں وہ بھی روز یاد آتا تھا اس کے ساتھ صرف دو گھنٹے گزارے تھے آیت نے لیکن شاید یہ رشتے کی کشش تھی کے وہ اس سارے عرصے میں اس کو ایک بار بھی نہیں بھولی تھی، لیکن وہ ڈرتی بھی تھی کہ کہیں واپس آکر وہ اسے چھوڑ نہ دے وہ اس کے سر پر زبردستی مسلط کی گئی تھی، اس کے پاس جانے کے لیے کوئی گھر نہ تھا اگر یہاں سے بھی نکال دی جاتی تو کہاں جاتی

ہر رات رونے کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی۔

***

وہ اماں جان کے پاس بیٹھی ان سے باتیں کر رہی تھی، نوری چائے لے کر آئی تو وہ چائے بنانے لگی اماں جان کو چائے دے کر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ اماں جان بول پڑی

"ماشاءاللہ میرا بچا آگیا" وہ ماہیر کو دیکھ کر بول رہی تھی اس نے ان کو سلام کیا اور آیت کے برابر سے گزرتا ہوا اماں جان کے پاس چلا گیا اور دعا لینے کے لیے جھک گیا۔

آیت سات و جامد کھڑی تھی، وہ اس کے برابر سے گزرا تو اس کے کلون کی مہک اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔ وہ نہ وہاں سے جا سکتی تھی نہ بیٹھ سکتی تھی خود اس سے بات کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کو لگا وہ اور دیر نہیں کھڑی رہ سکے گی اس سے پہلے وہ مڑ کر کمرے سے نکلتی اماں جان نے اس کو آواز دے دی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آیت بچے ادھر آؤ""کاش پہلے نکل جاتی"آیت نے دل ہی دل میں سوچا

دیکھ تو وہ اسکو پہلے ہی چکا تھا لیکن اماں جان کے

بلانے پر بغور اس کا جائزہ لیا

لان کا سوٹ پہنے شیفون کا دوپٹہ ایک سائیڈ پر ڈالے ہوئے تھی بال کھلے ہوئے تھے چہرہ

میک سے پاک وہ تھی تو بہت خوبصورت

اماں جان کے بلانے پر وہ ان کے پاس آگئی تو اماں جان نے اسے بھی اپنے ساتھ بٹھالیا

"تم دونوں باتیں کرو ہمیں نماز پڑھنی ہے"وہ یہ کہہ کر

اٹھ گئی

"نہیں.. نہیں مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کے نہ جائیے پلیز میں کیا بات کروں گی ان سے"آیت

کے دل سے آواز نکلی تھی لیکن وہ زبان سے یہ الفاظ نہیں ادا کر سکتی تھی

"اماں جان میں تھکا ہوا ہوں تھوڑا آرام کروں گا"ماہیر کہتے

ساتھ ہی اپنا فون اٹھا کر جا چکا تھا

آیت کا دل بجھ گیا ہاں میں ان سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی وہ تو صرف اس لیے نہ کہ مجھے ان سے ڈر لگ رہا تھا لیکن وہ تو بات کر سکتا تھا اتنے دن سے وہ غائب تھا اس کی کوئی خبر بھی نہیں لی تھی۔ تو جو وہ سوچ رہی تھی وہ سچ تھا وہ اسے چھوڑ دے گا اسے اب یقین ہو گیا تھا

”بی بی جی“ نوری کے بلانے پہ وہ ہوش میں آئی

”ہاں بولو“

”آپ کب سے یہاں بیٹھی ہے کمرے میں چلی جائے اپنے“

”میں کب سے بیٹھی ہوں ادھر“

”دو گھنٹے ہو گئے ہیں اماں جان تو سو گئی ہیں ان کو نیند آ رہی تھی آپ بھی چلی جائے کمرے میں“

”نہیں نوری کھانے کا کہا تھا نہ اماں جان نے تم اکیلے

کر رہی ہو سب میں تمہاری مدد کروا دیتی ہوں چلو“

”نہیں آپ فکر مت کریں میں کر لوں گی“ نوری نے فوراً

کہا

"ارے کوئی مسئلہ نہیں میں ویسے بھی فارغ ہی ہو اور

اگر ابھی سو گئی تو پھر رات کو نیند نہیں آئے گی" آیت نے مسکرا کر کہا

"باجی پہلے آپ منہ ہاتھ دھو آؤ میں جب تک سامان وغیرہ نکال لو" نوری نے مشورہ دیا

منہ دھونے تو کمرے میں جانا پڑتا اور وہاں تو ماہیر تھا وہ کیسے جاتی اس کو اپنا فون بھی

چاہیے تھا لیکن وہ تو سو رہا ہو گاہاں چلو وہ سو رہا ہو گا وہ یہی سوچ کر اوپر چلی گئی۔

***

آیت کمرے میں آئی تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے آ کر بیڈ سائیڈ کا لیمپ آن

کیا تو دیکھا بستر کے دوسری سائیڈ ہی وہ سو رہا تھا ایک تکیہ سر کے نیچے لگائے اور دوسری

تکیہ ہاتھ میں دبا کر، وہ دوسری تکیہ آیت کی تھی۔ وہ کچھ دیر کھڑی اس کو دیکھتی رہی وہ سوتے

ہوئے پیارا لگتا تھا اس نے دل ہی دل میں اعتراف کیا پھر وہاں سے ہٹ گئی۔

***

نوری کے ساتھ مل کر اس نے سارا کھانا تیار کروایا پھر باہر آکر کرسی کے ساتھ کھیلنے لگی

"تم یہاں کیا کر رہی ہوں" پیچھے سے اماں جان کی آواز آئی تو وہ کھڑی ہو گئی اور ان کے پاس چلی آئی

"کچھ نہیں فارغ تھی تو سوچا کرسی کے ساتھ کھیل لو"

اس نے سادہ لہجے میں جواب دیا

" ماہیر اب تک اٹھا نہیں" اماں جان نے پوچھا

"پتا نہیں" آیت کو یہ بولتے ہوئے برا لگا کیا سوچے گی کے شوہر کے بارے میں کچھ پتا ہی نہیں

"تم کمرے میں نہیں گئی" اماں جان نے پوچھا

"گئی تھی تب سو رہے تھے پھر میں کچن میں کام

"کروا رہی تھی تو موقعہ نہیں ملا اوپر جانے کا" آیت نے جواب دیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تھوڑا تیار ہو لیتی بچے" اماں جان نے اسے سمجھایا

"وہ.. اماں جان.."

"اماں جان بہت بھوک لگی ہے کھانا لگوا دے" آیت کے بات

مکمل کرنے سے پہلے ہی پیچھے سے آتے ماہیر نے بولا

"اماں جان میں جاؤ" آیت نے فوراً سے پوچھا

"کہاں"

"کچن میں" آیت یہ کہتے ساتھ ہی کچن کی طرف بڑھ گئی

بی جان اس کی جلد بازی دیکھ کر حیران تھی، ماہیر جانتا تھا وہ اس سے بھاگ رہی ہے

"تم سے ڈر رہی ہے وہ" اماں جان نے اسکو گھڑکا

"کیوں میں کیا کوئی جن ہو" اس نے تیکھے انداز میں

پوچھا تو اماں جان ہنس پڑی۔

"چلو" وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی

ماہیر نے ایک نظر کچن کے دروازے پر ڈالی پھر اماں جان کے پیچھے ہو لیا۔

***

آیت نے سلاد کی پلیٹ بھی نوری کے ہاتھ باہر بجھوا دی تھی وہ خود باہر جانا نہیں چاہتی تھی۔

اب وہ وہاں کھڑے ہو کر کیا کرتی اس لیے سب کے لیے چائے بنانے لگی

”بی بی جی اماں جان بلا رہی ہیں آپ کو“نوری نے آکر

اماں جان کا پیغام دیا تو اس کی شکل اتر گئی کیا تھا جو وہ اسکو نہ بلاتی

” اچھا تم چائے دیکھو میں آئی“ دھیمی آواز میں کہہ کر وہ

کچن سے باہر چلی گئی

”اماں جان آپ بلا رہی تھی“ وہ ڈائینگ ہال میں آئی تو دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے سے

باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ماہیر کی پیٹھ اس کی طرف تھی اس لیے وہ اسکا چہرہ نہیں

دیکھ سکی۔

ایک تو اس شخص کے آگے زبان کو تالا لگ جایا کرتا تھا۔

”ارے ہاں تم کھانا کے لیے کیوں نہیں آ رہی تھی“اماں جان نے اس سے پوچھا

”چائے بنا رہی تھی“اس نے بہانہ پیش کیا

”چائے تو کھانے کے بعد پیتے ہیں نہ تو ابھی کیوں بنا رہی تھی“اماں جان اس کے پرہیز کو اچھی طرح سمجھ رہی تھی

”وہ... میرے سر میں درد ہو رہا تھا تو میں..“وہ آدھی بات کرکے خود ہی خاموش ہو گئی

”اچھا چلو بیٹھو کھانا کھاؤ“

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا،وہ گھوم کر اماں جان کے بائیں جانب بیٹھنے جا رہی تھی تو اماں جان نے ٹوک دیا

”وہاں کہاں جا رہی ہوں اپنے شوہر کے برابر میں بیٹھو“

وہ ان کی بات سن کر وہی رک گئی اب وہاں کیسے بیٹھے گی بیٹھ بھی گئی تو کھانا کیسے کھائے گی

Clubb of Quality Content

خیر وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ ماہیر جو اب تک خاموشی سے اپنا کھانا کھا رہا تھا اس نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اسی پل آیت نے بھی اس کی جانب دیکھا۔

دونوں کی نظریں ملی۔ آیت نے جلدی سے رخ موڑ لیا اور پلیٹ میں کھانا نکالنے لگی

کھانے کے بعد چائے خوشگواری ماحول میں پی گئی۔ آیت تھکن کا بہانہ بنا کر وہاں سے اٹھ آئی تھی لیکن اصل وجہ یہ تھی کے وہ ماہیر کے ساتھ کوئی بھی اور کوڑ لمحہ نہیں چاہتی تھی۔ اسی لیے وہ جلدی آئی تھی تا کہ وہ صوفہ پر خود ہی سونے لیٹ جائے اور اس کے آنے سے پہلے سو بھی جائے۔

کافی دیر کروٹیں بدلنے کے بعد بھی اسکو نیند نہیں آئی تو اسنے آنکھیں کھول لی کچھ دیر بعد اس کو دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو جلدی سے چادر اپنے منہ پر ڈال لی۔

قدموں کی آہٹ قریب ہوتی جا رہی تھی وہ خوف سے کانپنے لگی اچانک قدموں کی آہٹ رک گئی اور وہ جان گئی تھی وہ اس کے سر پر کھڑا ہے۔

”مجھ سے بھاگنے سے بہتر ہے بیٹھ کر بات کرو“ اس کی آواز قدرے دھیمی تھی

وہ ابھی بھی کانپ رہی تھی لیکن چادر منہ سے نہ ہٹائی۔ ماہیر نے ہاتھ بڑھا کر آہستہ سے چادر اس کے منہ سے ہٹا دی۔ اس کی انکھیں کھلی ہوئی تھی اس لیے اب ناٹک کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ماہیر کی توجہ اس کے چہرے پر تھی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی لیکن اس کی نظروں کی وجہ سے نروس ہو رہی تھی

ماہیر اس کے برابر میں خالی جگہ پر بیٹھ گیا۔ چہرہ موڑ کر اسکی طرف دیکھا جو گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

"کیسی ہو" اس کے لہجہ میں انتہا کی نرمی تھی

"ٹھیک" اس نے ہاتھ مسلتے ہوئے جواب دیا نظریں ابھی بھی ہاتھوں پہ مرکوز تھی

"مجھ سے نہیں پوچھو گی میں کیسا ہوں" ماہیر نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا جو اب لال ہو چکے تھے

آیت نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا اسے یہ امید نہیں تھی ماہیر

سے وہ کیا کر رہا تھا اس نے تو ہمیشہ ڈراموں اور کہانیوں میں ان مردوں کو ظالم ہی دیکھا تھا

جن کی شادی زبردستی ہوئی ہو لیکن یہاں تو سب الٹ ہو رہا تھا

"پیارا لگ رہا ہوں" ماہیر نے اچانک اس کی طرف دیکھ

کر پوچھا۔ آیت گڑبڑا گئی وہ تو کہیں اور دیکھ رہا تھا پھر اسے کیسے پتا چلا

"گھبراؤ نہیں تم مجھے دیکھ سکتی ہو بلکہ تمہی تو دیکھ سکتی ہوں" ماہیر نے مسکراتے ہوئے

کہا

آیت کو اس کی باتوں کی سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کے ہو کیا رہا ہیں

"مجھ سے بھاگی بھاگی کیوں پھر رہی ہوں" ماہیر کا چہرہ

پل بھر میں سنجیدہ ہوا تھا لیکن لہجے میں اب تک وہ نرمی برقرار تھی

آیت نے جواب نہ دیا تو اس نے دوبارہ پوچھا

"میں کچھ پوچھ رہا ہو آیت "ماہیر نے اس کے ہاتھوں کو جدا کیا جو بلکل لال ہو چکے تھے پھر اس کا چہرہ اوپر کیا تو وہ چونک گیا اس کی آنکھوں میں نمی تھی وہ رو رہی تھی پر کیوں

"تم کیوں رو رہی ہو کیا ہوا ہے "ماہیر نے فکر مندی سے

پوچھا تو وہ رو پڑی

"آئی ایم سوری میری وجہ سے آپ کے ساتھ بہت غلط ہوا"

اس نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولا

اوہ تو یہ وجہ تھی اس کو اب سمجھ آ گیا تھا آیت کا اس سے چھپنا اس سے بات نہ کرنا۔

"آپ نے تو صرف میری مدد کرنے کی کوشش کی تھی اس کا آپ کو کیا صلہ ملا سب میری وجہ سے ہوا نہ میں اس دن گھر سے باہر جاتی نہ یہ سب ہوتا"

ماہیر کہنا چاہتا تھا کہ وہ غلط سمجھ رہی ہے جو بھی کچھ ہوا اس میں آیت کی کوئی غلطی نہیں ہیں لیکن اگر وہ کچھ بھی بولتا تو آیت خاموش ہو جاتی، دل کی باتیں دل میں ہی رہ جاتی، خول سمٹ جاتا اس لیے وہ خاموش ہی رہا

"میری وجہ سے میرے گھر والوں کی وجہ سے آپ کو کتنا کچھ برداشت کرنا پڑا" وہ سو سو کرتی ہوئی اپنی بات بول رہی تھی

ماہیر کو اس وقت وہ بہت معصوم اور پیاری لگ رہی تھی

"آپ کی زندگی برباد ہو گئی میری وجہ سے آپ اچھی لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں اور آپ کو مجھ جیسی لڑکی" ماہیر نے اس کی بات بیچ میں کاٹ دی

"تم جیسی لڑکی سے مراد"

"جو آپ سن کر آئے تھے بدکردار!" اس کے آنسو اب خشک ہو چکے تھے

"تم بدکردار نہیں ہو آیت" ماہیر کو اسکا اپنے لیے ایسا الفاظ استعمال کرنا پسند نہیں آیا تھا

"لیکن لوگ تو یہی کہتے ہیں نہ" اس کے لہجے میں ایک چبھن تھی

"لوگ کیا کہتے ہیں مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا، تم میری بیوی ہو اور میں یہ بات پورے دعوے سے کہتا ہوں کے میری بیوی ایک باکردار عورت ہیں" ماہیر نے اسکو دونوں کندھوں سے تھام کر اپنی بات کہی

آہ! کیوں تھا وہ شخص ایسا کہ صرف دو گھنٹے کی ملاقات کے بعد وہ اس کے لیے اتنا کچھ کر رہا تھا کیا وہ ہر کسی کے ساتھ ایسا تھا یا صرف اس کے ساتھ، لیکن وہ صرف اس پر مہربان کیوں ہو گا؟ میں اس کی بیوی ہوں شاید اس لیے نہیں کیسی بیوی زبردستی اس کے سر پر مصلط کیا گیا ہے مجھے۔ اس کو لگ رہا تھا جب باپ نے یقین نہ کیا تو وہ کیسے کرے گا

"جو بھی آپ کے ساتھ ہوا میں اس کے لیے آپ سے معافی

مانگتی ہوں لیکن آپ مجھے اس گھر سے مت نکالے گا میرے پاس جانے کو کوئی جگہ نہیں"

آیت اس کے سامنے منت کرنے لگی

"آیت! میں تمہیں کیوں اس گھر سے نکالوں گا تم میری

بیوی ہو یار جتنا یہ گھر میرا ہیں اتنا تمہارا بھی ہیں" ماہیر اس کی ذہنی کیفیت سمجھ رہا تھا

آیت اس کی بات سن کر بلکل خاموش ہو گئی، یہ اس کا گھر تھا اس کا گھر!!!! وہ اس کو مان دے رہا تھا عزت دے رہا تھا۔ وہ اس شخص کو دیکھ کر رہ گئی وہ سراپائے محبت تھا۔

"میں نہیں جانتا تم اس رات گھر سے کیوں نکلی تھی اور

نہ مجھے جاننے میں کوئی دلچسپی ہیں کیونکہ میں ایک بات جانتا ہوں کہ تم گھر سے نہیں بھاگی تھی اور اگر تم گھر سے بھاگی بھی ہوتی تب بھی میں تمہیں وہ عزت اور مان دیتا جو ایک بیوی کا حق ہوتا ہے ماضی میں کیا ہوا اور کیا نہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ تمہارے ماضی میں میں نہیں تھا لیکن اب ہم دونوں ایک دوسرے کا حال ہے مستقبل ہے، ماضی کی باتیں سوچنا چھوڑ دو اس سے تمہیں صرف تکلیف ہوگی تم ہمارے حال کے بارے میں سوچو، ہمارے مستقبل کے بارے میں" وہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہوا آیت دم سادھے اسے سن رہی تھی

"ہاں جو کچھ ہوا وہ میرے لیے شوکنگ تھا لیکن میرے یہاں سے جانے کی وجہ وہ نہیں تھی جو تم سمجھ رہی ہو میری فلائٹ تھی دبئی کی ایک ضروری میٹنگ تھی جسے میں آگے نہیں کر سکتا تھا تم سے ملنے سے پہلے میں ائیرپورٹ ہی جا رہا تھا پھر وہ سب کچھ ہو گیا لیکن میرا جانا ضروری تھا پھر وہاں پر کچھ ضروری کام نکل آئے تو میں جلدی نہیں آسکا سوری"

وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا لیکن اس کی تو کوئی غلطی ہی نہیں تھی اگر وہ اسے سچ میں چھوڑ کر بھی جاتا تو معافی مانگنا نہیں بنتا تھا اسکا وہ تو اس کے لیے فرشتہ ثابت ہوا تھا

"اور جہاں تک بات زندگی برباد ہونے کی ہے میرے ساتھ

ایسا کچھ نہیں ہوا تمہیں میرے لیے ہی بنایا گیا تھا ایسے نہ سہی کسی اور طریقے سے تمہیں میری زندگی میں ہی آنا تھا" اس کے لہجے اس کے چہرے ہر جگہ صرف نرمی احترام اور شاید محبت.... محبت تھی!!

وہ اپنے ہر جملے سے اس کی پریشانیاں ختم کر رہا تھا اسے سکوں پہنچا رہا تھا

"ہمارے رشتے میں محبت ہو نہ ہو احترام، عزت اور مان

پہلے دن سے ہے، محبت بھی ہو جائے گی ۔ لہذا پرانی باتوں کو بھول جاؤ جو تمہیں صرف ازیت دے رہی ہے اپنے گلٹ سے باہر نکل آؤ تمہارا میرا رشتہ اب جڑ چکا ہے اپنے گلٹ میں رہوں گی تو صرف نقصان کرو گی ۔ مجھے اور اپنے آپ کو ایک موقعہ دو ۔ ہم بہت اچھی زندگی ساتھ گزار سکتے ہے" ماہیر بات کے آخر میں مسکرایا وہ مسکرا نہ سکی

ماہیر نے بہت آہستگی سے اپنے دونوں بازو اس کے گرد باندھ کر اسے اپنے حصار میں لیا آیت سانس نہ لے سکی وہ ساکت ہو گئی پھر آہستہ آہستہ اس کے آنسو نکلنے لگے۔ آیت کے آنسو ماہیر کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے

ماہیر نے اسکے بالوں پر بوسہ دیا۔ آیت نے اپنی آنکھیں بند کر لی اسے یہی تو چاہیے تھا اتنے دنوں سے وہ اسی سکون کی تلاش میں تو تھی

کچھ پل یونہی گزرے ماہیر نے آہستہ سے آیت کو خود سے الگ کیا اسکے آنسو اپنے انگلیوں کے پوروں پر سمیٹ لیے پھر اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ لال ہو رہی تھی

اب بس کر دو آیت نئی زندگی کی شروعات میں ہی اتنا رو گی تو آگے کیا بنے گا"

آیت نے کچھ پل اسکو یونہی دیکھا پھر ہنس دی۔ ماہیر اس کو ہنستے ہوئے یونہی دیکھتا رہا۔ کوئی اس کو بتائے کے وہ ایسے ہنستے ہوئے بلا کی حسین لگ رہی ہے۔ وہ اس کی ہنسی میں کھو سا گیا اور ان کی نئی زندگی کا آغاز بہت حسین ہوا تھا۔

***

فجر کی نماز پڑھ کر وہ نیچے آئی تو اماں جان لاونج میں بیٹھی نظر آئی تو وہ ان کے پاس چلی آئی

"اسلام علیکم اماں جان"

"وعلیکم اسلام آؤ بیٹھو" اماں جان نے مسکرا کر جواب دیا

وہ ان کے پاس ہی بیٹھ گئی

"بات ہوئی ماہیر سے " اماں جان نے اسکے چہرے پر سکون دیکھا تھا اتنے دن سے جو

پریشانی اس کے چہرہ کا حصہ لگنے لگی تھی وہ اب غائب تھی

پہلے اماں جان کی بات سن کر وہ چونکی پھر سمجھ آیا کے وہ کس بارے میں بات کر رہی ہے

"جی اماں جان" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"خوش ہو"

"بہت اماں جان اتنے دنوں سے میں صرف ایک چیز کو لے کر پریشان تھی اور انہوں نے

میری وہ پریشانی بھی دور کر دی" اماں جان کو آیت کے چہرے پر صرف خوشی ہی نظر آئی

”اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے“اماں جان نے اسے

دعا دی۔

***

شام میں اماں جان کی اجازت سے وہ دونوں باہر گھومنے آئے تھے۔ گاڑی آیت کے گھر کی روڈ پر تھی تو آیت دور سے ہی آگے ہو کر بیٹھ گئی تھی کہ شاید کوئی نظر آجائے۔ حیران تو وہ تب ہوئی جب ماہیر نے گھر کے سامنے گاڑی روک دی اس نے فوراً چہرہ موڑ کر ماہیر کو دیکھا۔ ماہیر نے اسکو اشارہ کیا تو اس نے سر نفی میں ہلایا۔ ماہیر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ دوسری سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا وہ کرتی کیا نہ کرتی باہر نکل آئی

ماہیر نے اس کا ہاتھ تھاما اور دروازہ بجا دیا۔ آیت کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی دروازہ آیت کے بھائی نے کھولا تھا۔ بہن کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ناگوار تاثر آگیا تھا

”کیوں آئی ہو یہاں، دفعہ ہو جاؤ یہاں سے“اس نے نفرت

سے کہا

”تمیز سے سالے صاحب کوئی میری بیوی سے بدتمیزی

کرے یہ مجھے بلکل برداشت نہیں“ ماہیر نے اس کو سیدھے الفاظوں میں سمجھایا

آیت اس کا جملہ سن کر حیران تھی وہ بھائی تھا اسکا وہ بڑی بہن تھی اسکی وہ بڑی بہن جو اسے

اپنے باپ کی مار سے بچاتی تھی، جس کے لیے اماں سے ڈانٹیں کھاتی تھی جس کے لیے اپنی

بہن کو ڈانٹ دیا کرتی تھی، جس کے لیے محلے کے بچوں سے لڑا کرتی تھی اور آج وہ اس سے

اس لہجے میں بات کر رہا تھا

صحن سے اس کی ماں کی آواز آئی وہ پوچھ رہی تھی کے دروازے پہ کون ہے

آیت اس کو سائیڈ کرتی اپنی ماں کے پاس چلی گئی۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو دیکھتے ساتھ ہی گلے

لگالیا

”میرا بچا“ وہ روتے ہوئے اسے پیار کرتے ہوئے صرف یہی الفاظ ادا کر رہی تھی۔ ان کی

آواز سن کر آیت کی بہن اس کے ابا سب باہر آگئے تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”راحیل نے اسکو ماں سے دور دھکیلا جس ہٹو یہاں سے“

کے نتیجے میں وہ گرتے گرتے بچی

راحیل کی یہ حرکت دیکھ کر ماہیر آگے بڑھا اور اس کے منہ پر ایک گھونسا دے مارا

”کہاں تھا بد تمیزی نہیں کرنا میں برداشت نہیں کروں گا“ ماہیر نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں

کہا

”تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں آنے کی“ فاروق

صاحب چیخے

”بابا میں آپ سے بات...“ راحیل نے اس کی بات بیچ میں کاٹی

”ہمیں ایک بد کردار لڑکی سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا“ ماہیر آگے بڑھا اور ایک اور مکا اس

کے چہرے پر دے مارا مکے کی شدت اتنی تھی کے راحیل زمین پر گر پڑا ماہیر اس کے

اوپر جھکا اس کو مارنے لگا

اس کی اماں اس سے کہنے لگی کے وہ منع کرے وہ رونے لگی

"پلیز اس کو چھوڑ دے" آیت نے بلند آواز میں کہا

ماہیر نے آیت کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا

"ہم تمہارے خلاف ایف آئی آر کروائے گے ہمارے گھر میں گھس کے غنڈا گردی کر رہے ہوں" آیت کے چاچو نے اسے دھمکایا

"شوق سے جائے ماہیر زمان کو کوئی ہاتھ لگائے اتنی کسی کی جرت نہیں آج چھوڑ رہا ہوں آپ کے اس بیٹے کو آئیندہ اگر میری بیوی کو اسنے کوئی نقصان پہنچایا یا اس کی وجہ سے میری بیوی کی آنکھوں میں آنسوں آئے تو ابھی آپ ماہیر زمان کو جانتے نہیں"

ماہیر کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا اس کی باتیں سب کو تیر کی طرح چبھی تھی لیکن صرف دو لوگ تھے جنہیں اس کی باتیں سن کر خوشی ہوئی تھی اور وہ تھی آیت کی ماں اور بہن۔ اس کے باپ کو اگرچہ ماہیر کی باتیں پسند نہیں آئی تھی لیکن ان کے دل کو اطمینان ہوا تھا کے وہ ان کی بیٹی کے لیے اچھا انتخاب ہے لیکن یہ انا یہ انہیں اپنی اولاد کو قبول کرنے نہیں دے رہی تھی جو انکی ذلت کا سبب بنی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور ایک اور بات انکل ابھی آپ غصے میں ہے اس لیے

کچھ سننا نہیں چاہتے لیکن میں بار بار آؤ گا صرف اس لیے کیونکہ میں اپنی بیوی کو تکلیف میں

نہیں دیکھ سکتا، اور میری انا اتنی بڑی نہیں جس کے لیے میں اپنی بیوی کی خوشیاں قربان

کردو"ماہیر نے آیت کا ہاتھ تھاما اور گھر سے باہر نکل گیا

"بابا یہ..."اس سے پہلے راحیل کی بات مکمل ہوتی ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرانی سے باپ کو دیکھ رہا تھا

"میں اس سے ابھی ناراض ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کے تمہیں یہ حق دے دو گا کے تم

کے ساتھ بدتمیزی کرو بڑی بہن ہیں تمہاری تمیز سے پیش آنا اس کے ساتھ آئیندہ"وہ اپنی

بات مکمل کر کے اندر جا چکے تھے سب اندر جا چکے تھے اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا تو ان

کے چہرے پر صرف ناراضگی تھی اس سے پہلے وہ کچھ بولتا وہ اندر جا چکی تھی۔

***

"وہ مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگا ہے"وہ جب سے واپس

آئے تھے وہ صرف رو رہی تھی ماہیر کو اب اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ لے کر ہی کیوں گیا اسے وہاں

"میں سب ٹھیک کر دوں گا نہ" وہ پچھلے ایک گھنٹے سے کئی بار یہ جملہ ادا کر چکا تھا

"آپ کے ساتھ بھی کتنی بد تمیزی کی اس نے" وہ اور رونا شروع ہو گئی

"بس کرو آیت اب تم روئی نہ تو میں تم سے بات نہیں کرو گا" وہ اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا

وہ اچانک چپ ہو گئی اور اسے دیکھنے لگی اس کی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ ماہیر پوچھنے پر مجبور ہو گیا

"کیا دیکھ رہی ہو"

"سوچ رہی ہوں" آیت نے کھوئے ہوئے لہجے میں بولا

ماہیر نے آئیبرو اچکائی جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کے کیا مطلب

"اگر اس دن آپ وہاں نہ آتے کوئی اور آجاتا بابا میری شادی اس سے کر دیتے تو کیا ہوتا"

آیت نے ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کیے

"وہ کیوں سوچنا جو ہوا ہی نہیں" ماہیر نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا

"یہ نہیں کہہ سکتے تھے کے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا

ایسا تصور ہی میری روح جھنجھوڑ دیتا ہے" آیت نے خفگی سے کہا

آیت کی بات سن کر پہلے وہ حیران ہوا پھر چہرا پیچھے پھینک کر ہسنے لگا

"میں اتنا رومانٹک نہیں ہوں آیت میں بہت پریکٹیکل بندہ ہوں یار" اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"میری خوشی کے لیے بول دیتے"

"مجھے نہیں پتا تھا میری بیوی اتنی چھوٹی باتوں پر خوش

ہو جاتی ہے نہیں تو میں پہلے ہی بول دیتا" اب بات بیوی کی خوشی کی تھی تو وہ انکار کیسے کر سکتا تھا

اس کی بات سن کر آیت ہنسنے لگی

"ایسے ہی ہنستی رہا کرو پیاری لگتی ہوں" ماہیر نے ہاتھ بڑھا کر آیت کے چہرے پر جھولتی ہوئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا۔ آیت کے چہرہ پر سرخی پھیل گئی۔

***

پانچ سال بعد:

"عارض بہن کا دیہان رکھو مجھے کچن میں کچھ کام ہے" آیت اپنے چار سالہ بیٹے کو بلاتے ہوئے بولی

"اوکے ماما" عارض عنایہ کے ساتھ کھیلنے لگ گیا

ماہیر آفس سے واپس آچکا تھا اور اب اپنے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔اس کی یہی روٹین تھی آفس سے واپس آتے ساتھ ہی وہ اماں جان کے پاس جاتا تھا ان سے مل کر اپنی بیوی سے کچھ دیر باتیں کرتا تھا اور پھر اپنے بچوں کے ساتھ کھیلتا تھا۔

آیت کچن میں کام کر رہی تھی تبھی ماہیر کچن میں آیا

"بیگم صاحبہ جب سے آپ کی اپنے مائیکے والوں سے دوستی ہوئی ہیں ہمیں بھول گئی ہے آپ"ماہیر نے سلاد میں سے کھیرا اٹھا کر منہ میں ڈالا

"ایسی بات نہیں ہے میں آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں بھلا" آیت نے اپنی صفائی پیش کی

"مزاق کر رہا تھا"وہ اس کو لے کر چھوٹی چھوٹی باتوں میں بہت پچی تھی۔وہ جتنی بھی مصروف ہو لیکن ماہیر کا ہر کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی وہ سب کو بھول سکتی تھی لیکن ماہیر کو نہیں وہ اسکے لیے تب کھڑا تھا جب اس کے اپنے ماں باپ نے اسے چھوڑ دیا تھا اسے آج بھی عارض کی پیدائش کا وقت یاد تھا

جب ڈاکٹر نے ایمر جنسی میں اس کا آپریشن کرنے کا کہا تھا تب ماہیر اس کے ساتھ نہیں تھا وہ اپنے آفس کے کسی کام سے ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔ انتظار نہیں کیا جاسکتا تھا اس لیے اماں جان نے آپریشن کی ہامی بھی دی تھی۔

اسے یاد تھا اس کی بہن نے اسے بتایا تھا کہ ماہیر آیت کے آپریشن کے درمیان ہی آگیا تھا ایک منٹ بھی وہ سکون سے نہیں بیٹھا تھا جب نرس عارض کو لے کر اسکے پاس آئی تھی تو اس نے تب تک اپنے بیٹے کو گود میں نہیں لیا تھا جب تک آیت کی خیریت کی خبر نہیں مل گئی تھی۔ آیت اسکی زندگی میں زبردستی شامل کی گئی تھی لیکن اسکو اپنی زندگی میں رکھنے کا فیصلہ ماہیر کا تھا ماہیر نے اس سے ایک سوال نہیں پوچھا تھا اس رات کے بارے میں اس نے آیت پر آنکھ بن کر کے یقین کیا تھا۔

ماہیر اسکی زندگی میں آنے والا پہلا انسان تھا جس نے ہر موقعہ پر اسکا ساتھ دیا تھا، اسے محبت اور عزت دی تھی اس کا محافظ بنا تھا، اس کے لیے لڑا تھا اسے دنیا کے سامنے مان دیا تھا

۔

لوگ کہتے ہیں کسی کے چلے جانے سے کوئی مر نہیں جاتا لیکن اس ایک شخص کو دیکھ کر آیت کو لگتا تھا سب غلط کہتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں اگر وہ شخص کبھی اس کی زندگی سے چلا گیا تو اس کو اگلا سانس نصیب نہیں ہو گا۔

"بیگم صاحبہ مانا میں خوبصورت ہوں لیکن ابھی اپنے کھانے پہ توجہ دے آپ کو میری طرف متوجہ دیکھ وہ بھی جل رہا ہے" ماہیر نے شرارت سے کہا

"آپ بہت بدتمیز ہے آپ کی وجہ سے میری پیاز جل گئی"

آیت نے خفگی سے کہا

"نہیں اس میں تم مجھے قصوروار نہیں ٹھرا سکتی میں تمہیں نہیں تم مجھے دیکھ رہی تھی تو غلطی تمہاری ہوئی"

ماہیر نے فوراً اپنا دفاع کیا

"اچھا نہ آپ جائیں تیار ہو جائے بابا لوگ آتے ہونگے"

یہ ایک اور وجہ تھی ماہیر کا احسان مند ہونے کی وہ تب تک فاروق صاحب سے ملنے جاتا رہا تھا جب تک وہ مان نہ گئے تھے۔ کئی باران کی دھتکار بھی سہی تھی، یہاں تک کے ان سے تھپڑ بھی کھایا تھا لیکن وہ ہار نہیں مانا تھا۔

ایک دفعہ جب فاروق صاحب نے لوگوں سے کہہ کر اسے مار پڑوائی تھی تب آیت نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اب انکے پاس نہیں جائے گا لیکن وہ گیا تھا اور وہ آخری بار تھا۔ ماہیر کی انتھک کوششوں کی وجہ سے اس کے باپ نے آیت کو اسکے نا کردہ گناہ کے لیے معاف کر دیا تھا۔

وہ ماہیر کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا وہ اس سے محبت سے زیادہ اس کی عزت کرتی تھی۔

شام میں ان سب نے ایک اچھے ماحول میں کھانا کھایا اور پھر آیت کے گھر والے اپنے گھر کو روانہ ہو گئے تھے۔

***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آیت نے اپنی ساری زندگی پیار کرنے والے ماں باپ کے سایہ میں گزاری تھی۔ صرف ایک واقعہ پیش آیا اور اسکے باپ نے اس سے تعلق توڑ دیا ایک غیر کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ دے دیا یہ بھی نہ سوچا کہ اگر وہ غلط انسان نکلا تو انہوں نے صرف اپنی نام نہاد عزت کا سوچا، وہی اس حادثے میں آیت کو ایک ایسا ہمسفر ملا جس نے اسکی زندگی میں خوشیاں بھر دی، اسکی زندگی میں رنگ بھر دیے، اسکو مان دیا عزت دی جس دنیا نے آیت کو ٹھکرادیا اس دنیا کے سامنے اس کو اپنی بیوی کا مقام دیا، اس کو چھت دی اس کو چادر دی۔ دنیا میں ماہیر اور اماں جی جیسے لوگ بہت کم پائیں جاتے ہیں اور آیت نے زندگی میں دو ایسے ہی لوگوں کو پایا تھا۔ اس نے اپنے غم پر صبر کیا تھا تو اللہ نے اس کو اس کا اجر بھی دیا تھا۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842